إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء
الفضل
روزانہ
قادیان دار الامان
ایڈیٹر غلام نبی
THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.
یوم سہ شنبہ
جلد ۲۸ | ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۹ھ | ۱۶ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش | ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۸۵

دی آنریبل سر ماریس گوائر چیف جسٹس آف انڈیا کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان ۱۴- اپریل سنہ ۱۹۴۰ء آج ساڑھے ۹ بجے صبح کی گاڑی سے دی آنریبل سر ماریس گوائر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی چیف جسٹس آف انڈیا معہ اپنے صاحبزادہ مسٹر جان گوائر تشریف لائے۔ ریلوے سٹیشن پر آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب (جو گزشتہ شب بذریعہ گاڑی تشریف لا چکے تھے) ناظر صاحبان۔ اور بعض دوسرے معززین نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ وہاں سے آپ آنریبل سر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہمراہ ان کی کوٹھی میں تشریف لے گئے۔ اور ساڑھے گیارہ بجے کے قریب موٹر میں جناب چودھری صاحب کے ہمراہ مرکزی دفاتر وغیرہ دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ احمدیہ چوک میں جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ نے آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ مدرسہ احمدیہ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ہیڈ ماسٹر نے گیٹ پر آپ کا استقبال کیا۔ اور اندر لے گئے۔ صحن میں تمام طلباء اور سٹاف نے جو باقاعدہ قطاروں میں ایستادہ تھے۔ تین مرتبہ اھلاً وسہلاً ومرحبا کہا۔ پہلی صف میں سٹاف کے ساتھ غیر ملکی مثلاً سماٹرا۔ جاوا۔ مشرقی ترکستان۔ افغانستان۔ ایسٹ افریقہ وغیرہ ممالک کے طلباء کھڑے تھے۔ حضرت میر صاحب نے ہر ایک کے متعلق بتایا۔ ترکستان کے طالب علم کے متعلق جناب چودھری صاحب نے سر موصوف کو بتایا۔ کہ کس طرح اس بچہ کا خاندان جس میں مستورات بھی شامل تھیں۔ سفر کی شدید صعوبات برداشت کر کے یہاں پہنچا۔ اس کے بعد آپ سکول کے بورڈنگ کے احاطہ میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں سکول کے طلباء کی تعداد اور ان کے مستقبل وغیرہ کے متعلق سوالات دریافت کرتے رہے۔ بعد ازاں آپ مہمان خانہ میں تشریف لائے۔ حضرت میر صاحب بحیثیت ناظر ضیافت ساتھ تھے۔ وہاں بہار۔ بنگال۔ برما۔ کشمیر۔ افغانستان وغیرہ وغیرہ علاقوں کے مہمان ایک صف میں کھڑے تھے۔ یہاں سے فارغ ہو کر آپ ناظر صاحب بیت المال کے دفتر میں تشریف لائے۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے کمرہ میں جناب چودھری صاحب نے سلسلہ کا مالی نظام بالتفصیل بیان فرمایا اور بتایا کہ کام کس طرح چل رہا ہے۔ چندوں وغیرہ کی تشریح بھی آپ نے فرمائی۔ اور اس ضمن میں مجلس مشاورت کا بھی ذکر کیا۔ اور اس کی کانسٹی ٹیوشن کی وضاحت فرمائی۔ مجلس کو جس قدر زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ نمائندگان کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی شب و روز مصروف رہتے ہیں۔ اور درمیانی روز کام صبح دس بجے شروع ہو کر رات تک جاری رہتا ہے اور سوائے نماز کے کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ چیف جسٹس صاحب اس ضمن میں بعض سوالات بھی کرتے رہے۔ خانصاحب کے کمرہ سے نکل کر آپ کارکنوں کے کمرہ میں اور پھر نائب ناظر خانصاحب برکت علی صاحب کے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ جناب چودھری صاحب نے بتایا۔ کہ یہاں بعض کارکن پنشنر ہیں اور آنریری کام کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے اپنے والد محترم حضرت چودھری نصر اللہ خان صاحب کا بھی ذکر کیا۔ اور بتایا کہ وہ پریکٹس ترک کرنے کے بعد یہاں تشریف لے آئے تھے۔ اور نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ آنریری خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آنریری خدمات کے ضمن میں آپ نے ملکانہ کی تحریک کا بھی ذکر کیا۔ اور بتایا۔ کہ کس طرح لوگ وہاں اپنے خرچ پر جا کر کام کرتے رہے۔ یہاں سے فارغ ہو کر آپ نے دفتر محاسب کو دیکھا۔ اور پھر نظارت [illegible] میں تشریف لے گئے۔ جہاں دفتر قضاء [illegible] جناب مرزا عبد الحق صاحب نے بحیثیت [illegible] آپ کا استقبال کیا۔ یہاں جناب چودھری صاحب نے آپ کو بتایا۔ کہ ہمارے مقدمات عام طور پر یہیں طے پا جاتے ہیں۔ چیف جسٹس صاحب یہ سنکر بہت مسرور ہوئے۔ [illegible] محکمہ قضاء میں بعض اوقات ایسے [illegible] دائر ہوئے ہیں۔ جن میں عورت کی طرف سے خاوند کے خلاف تنسیخ نکاح کا دعوےٰ ہو۔ اور فرمایا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ یہاں کی عورتیں اپنے حقوق کے متعلق اچھی واقفیت رکھتی ہیں۔ جناب مرزا صاحب نے بتایا۔ کہ [illegible] ایک لاکھ تک کی جائیداد کے مقدمات بھی فیصلہ ہوئے ہیں۔ یہاں سے آپ دفتر مقبرہ بہشتی میں گئے۔ جہاں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد آپ دفتر امور عامہ میں تشریف لے گئے۔ جناب سید زین العابدین صاحب ناظر نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اور چودھری صاحب نے اس صیغہ کے کام کی مختصر تشریح فرمائی۔ دفتر اخبار بھی دیکھا۔ پھر دفتر امور خارجہ میں گئے۔ اور جناب چودھری صاحب نے بتایا۔ کہ یہ محکمہ کیا کام کرتا ہے۔

پھر ناظر صاحب اعلےٰ کے دفتر میں گئے اور وہاں سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم وتربیت کے دفتر میں۔ صاحبزادہ صاحب نے ان درسگاہوں کی تفصیل بیان کی۔ جو اس نظارت کے ماتحت ہیں۔

ناظر صاحب اعلیٰ کے دفتر سے آپ مسجد اقصےٰ میں آگئے۔ جناب چودہری صاحب نے بتایا کہ اصل مسجد کتنی تھی۔ اس کے بعد آپ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب میں تشریف لائے۔ یہاں چودھری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی انتہائی مصروفیت کا ذکر کیا۔ اور جب آپ نے بتایا۔ کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور تمام مہمانوں سے جن کی تعداد اس سال قریباً چالیس ہزار تھی مصافحہ فرماتے۔ اور بعض سے تھوڑی بہت گفتگو بھی فرماتے ہیں۔ اور یہ تقریروں وغیرہ کے علاوہ ہوتا ہے۔ ان دنوں حضور ایک دو گھنٹے سے زیادہ نہیں سوسکتے تو آپ بہت حیران ہوئے۔ اس کے بعد آپ دفتر دعوۃ و تبلیغ کی طرف تشریف لائے۔ راستہ میں جناب چودھری صاحب نے خدام الاحمدیہ کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ ہمارے یہ نوجوان جس اخلاص کے ساتھ خدمت [illegible] کرتے ہیں۔ اس کی ایک ادنےٰ مثال یہ ہے۔ کہ حال میں کمیٹی کے بھنگیوں نے جب ہڑتال کردی۔ تو یہ نوجوان خود شہر کا گند اٹھا کر راستوں کو صاف کرتے رہے۔ دعوۃ و تبلیغ کے بیرونی دروازہ پر جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر نے خیر مقدم کیا۔ پہلے صیغہ نشر و اشاعت دیکھا۔ صیغہ ہذا کی طرف سے آپ کو بعض کتب ہدیہ دی گئیں۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے نقشہ عالم میں وہ مقامات دکھائے جہاں احمدیت پہنچ چکی ہے۔ اور تبلیغی لٹریچر کے متعلق بھی بعض باتیں بیان کیں۔ اس کے بعد جناب چودھری صاحب کی کوٹھی تشریف لے گئے۔

دوپہر کو چودھری صاحب نے ناظر اعلےٰ مفتی محمد صادق صاحب اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو آنریبل چیف جسٹس صاحب کے ساتھ لنچ پر مدعو کیا۔ اس موقعہ پر تفصیل کے ساتھ ان کو سلسلہ کے حالات بتائے گئے۔ سہ پہر کو جناب چودھری صاحب نے آنریبل چیف جسٹس صاحب کی تشریف آوری کے سلسلہ میں دعوت چائے دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی ؛

آنریبل چیف جسٹس کل تک چودہری صاحب کے ہاں ٹھہریں گے۔ اور کل انشاء اللہ ہمالیہ گلاس فیکٹری سٹار ہوزری ورکس بیک ورکس ہائی سکول۔ بورڈنگ ہائی سکول۔ اور مقبرہ بہشتی بھی [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۰ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت دردشکم کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

کل حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے اپنے صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا کی دعوت ولیمہ اپنی کوٹھی میں وسیع پیمانہ پر دی۔ دعوت میں شریک ہونے والے مردوں اور عورتوں کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ جس میں غرباء بھی کافی تعداد میں تھے۔

افسوس کہ گذشتہ پرچہ میں لوکل رپورٹر نے ایک غلط فہمی کی بناء پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے مالیر کوٹلہ سے تشریف لانے کی خبر شائع کرادی۔ حضرت نواب صاحب تشریف نہیں لائے۔

افسوس ہے کہ کل حضرت مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی تھے ۲۰-۳۰ تاریخ کی شب کو بعمر اکانوے سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جنازہ پڑھایا نعش کو کندھا دیا جنازہ کے ہمراہ مقبرہ بہشتی میں تشریف لے گئے۔ اور لحد تیار ہونے پر قبر میں اتار دی۔ پھر مزارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پر جاکر دعا کی۔ اس کے بعد سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ۔ اور سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ رضی اللہ عنہما کے مزارات پر جاکر (اِنّا) مولوی امام دین صاحب کی قبر دیکھی۔ خاص صحابہ میں تیار ہونے پر حضور نے مجمع سمیت دعا کی۔ اور پھر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

قادیان کے وُہ احباب جو عارضی طور پر باہر رہتے ہیں

فوری توجہ فرمائیں

چونکہ خواندگی کی بناء پر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ووٹرز کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ اور ان کے لئے آخری میعاد ۱۹ اپریل ۱۹۴۰ء ہے۔ اس لئے قادیان کے وُہ احمدی باشندگان جو عارضی طور پر باہر گئے ہوئے ہیں۔ ۱۹ تاریخ سے قبل اپنی درخواستیں دفتر امور عامہ میں بھیجدیں جن احباب کا پتہ محلہ جات سے ہمیں معلوم ہوا ہے۔ ان کو فرداً فرداً بھی چٹھیاں لکھی جاچکی ہیں۔ مہربانی کرکے چٹھیوں کے جواب میں فوری کارروائی کریں۔ اور جن احباب کے پتے معلوم نہیں ہوسکے۔ انہیں جب اخبار کے ذریعہ علم ہو۔ یا کارکنان مقامی جماعت احمدیہ انہیں آگاہ کردیں۔ تو مہربانی کرکے فوراً درخواست نظارت میں بھجوادیں۔ جو احباب انگریزی جانتے ہوں وہ انگریزی میں درخواست لکھیں۔ مضمون درخواست قواعد مطبوعہ الفضل ۲۴ مارچ کے مطابق ہو؛ ناظر امور عامہ

تحریک جدید کے بقایہ داروں کو رجسٹری خطوط

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

”جن کے ذمہ پہلے چار سالوں کا بقایا ہے۔ دفتر کو چاہیئے۔ کہ ان تمام کو رجسٹری چٹھیاں بھجوا کر نوٹس دیدے کہ آپ لوگوں کو ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء تک مہلت دی جاتی ہے۔ اس عرصہ تک یا تو اپنے چندوں کو پورا کریں۔ اگر نام کٹوانا چاہیں تو نام کٹوالیں۔ اگر ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء تک نہ تو وہ اپنی رقوم ادا کریں گے۔ اور نہ دفتر سے مزید مہلت حاصل کریں گے۔ ان کے نام رجسٹر سے کاٹ دیئے جائیں گے۔ اور سمجھا جائے گا۔ کہ انہوں نے صرف جھوٹے فخر اور جھوٹی عزت کو حاصل کرنا چاہا تھا۔ ان کا منشاء اللہ تعالےٰ کے دین کے لئے قربانی کرنے کا نہیں تھا“

اس قسم کی رجسٹری ملنے پر ایک دوست لکھتے ہیں۔ میرے ذمہ ۱۸ روپے بقایا ہے۔ یہ رقم ایک ہفتہ تک ادا کرنے کے فکر میں ہوں۔ اگر اس عرصہ میں نہ ادا کرسکا۔ تو مزید مہلت کے لئے حضور کی خدمت میں عرض کروں گا۔ مگر میرا نام پانچ ہزاری فہرست سے کاٹا نہ جائے۔

ایک اور دوست جنہوں نے تین سال کا ۳۳۲ روپیہ بقایا ادا کرنا ہے۔ اور سال ششم میں وعدہ نہیں کیا۔ لکھتے ہیں۔ میں یہ رقم جلد ادا کرنے کی فکر میں ہوں۔ سال ششم میں بھی شامل ہونے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ میرا تسلسل قائم رہے۔

ایسے احباب کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وُہ اپنا سابقہ بقایا ادا کردیں۔ یا قسطوار ادا کرنا شروع کریں۔ تو ان کا سال ششم کا وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ اور غالب امید ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ منظور فرمالیں گے۔ پس ایسے احباب کو اپنے سابقہ بقائے ادا کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مولوی محمد دین صاحب کی الوداعی پارٹی کے متعلق اطلاع

ممبران تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی خدمت میں بغرض اطلاع عرض ہے۔ کہ مولوی محمد دین صاحب کو الوداعی پارٹی ۱۸ اپریل ۱۹۴۰ء بروز جمعرات دی جائے گی؛

صوفی محمد ابراہیم سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

وید کے لفظ "احمد" (علیہ السلام) کی حقیقت

اور

اس پر آریہ مناظر کے مایۂ ناز اعتراضات کے جواب

۱۰- مارچ کو میرا جو تبادلۂ خیالات آریہ سماج کے ساتھ ہوا تھا۔ اس میں خاکسار نے مدعی ہونے کی حیثیت سے یہ دعوے پیش کیا۔ کہ اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۱۵ میں ایک رشی کی آمد کی اطلاع سوالیہ رنگ میں یوں درج ہے کہ "وہ کون نیا رشی ہوگا۔ جو کہ روحوں کو حرکت دینے والا ہوگا۔ اور کب اس کا آنا ہوگا؟"

اس کے بعد میں نے اس کی وید میں بیان شدہ علامات میں سے حسب ذیل بتائی تھیں:۔

(۱) وہ ہزاروں فوجوں کی طرح اکیلا ہی جیتے گا۔ (سوکت ۱۵)

(۲) وہ ایسے وقت آئے گا۔ جبکہ دور دور تک اپنی آواز آسانی سے پہنچائی جا سکے گی (سوکت ۱۵)

(۳) وہ اپنے دشمنوں کو کئی قسم کی تباہیوں سے ہلاک کرے گا۔ یعنی اس کی دعاؤں سے مہلک بیماریاں آئیں گی اور زلزلوں وغیرہ سے بھی تباہی آئے گی (سوکت ۷۶)

(۴) اس وقت آسمان سے آگ جیسی دہشت ناک چیز گرے گی۔ (سوکت ۷۷)

(۵) پہاڑ سے نکلنے والے دریاؤں کی طرح وہ رشی دور دراز ملکوں میں رہنے والے لوگوں کو اپنے کلام سے سیراب کرے گا۔ سوکت ۵۱۔

(۶) وہ رکون رشی ہوگا جو کہ اپنے کلام سے اپنے ان دشمنوں کو ہلاک کریگا جو کہ اس کے خلاف گند اچھالنے والے ہونگے۔ (سوکت ۷۲)

(۷) وہ اکیلا ہی سب مذاہب کو شکست دے گا (سوکت ۹۴)

(۸) بڑے بڑے عالم لوگ اس کی طرف آئیں گے۔ یعنی اس کی اطاعت قبول کریں گے۔ (سوکت ۷۷)

(۹) وہ رشی کسی دوسرے رشی کا نائب ہوگا۔ لوگ اس کی نیابت کو جھٹلائیں گے مگر آخر اس کا نائب ہونا ثابت ہو جائے گا۔ (سوکت ۶۹)

(۱۰) اس کے دشمن خونخوار بھیڑیوں جیسے ظالم اور بے انصاف ہونگے (سوکت ۶۹)

(۱۱) ایسے ظالم دشمنوں کے باوجود بھی فاتح بادشاہ کی طرح اس رشی کی طاقت بڑھتی چلی جائے گی۔ اور وہ کامیاب ہو جائے گا (سوکت ۵۹)

(۱۲) حق کے دشمنوں کو شکست دینے والے اس رشی کو اچھے لوگ مل کر اپنا راجہ یعنی امام بنائیں گے۔ (سوکت ۵۸)

ایسی علامات بتا کر بعد میں سوکت ۱۱۵ میں لکھا ہے۔

احمدہی پتشپری میدھام رتیسیہ جگربھ۔ یعنی وہ احمد اپنے روحانی باپ (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی اس صداقت کو اپنی عقل سے پکڑ کر کہے گا۔ کہ اے لوگو۔ میں سورج کی طرح منور کرنے والا پیدا ہوا ہوں۔

میرا دعوے یہ ہے۔ کہ یہ "احمد" اسی رشی کا نام ہے۔ جس کی بابت سوکت ۵ میں یہ سوال اٹھایا گیا تھا۔ کہ "وہ کون رشی ہوگا" اور پھر اس کی علامات بتائی گئیں:۔

میرے دوست آریہ مناظر نے ان پیش کردہ دلائل و علامات میں سے کسی ایک کو بھی رد نہ کرتے ہوئے صرف اس بات پر زور دیا۔ کہ یہ احمد لفظ بامعنی ہے۔ اور اس کے معنے ہیں "میں ہی" اس لئے علم نہیں ہو سکتا۔ اس کے جواب میں ان کو ہر چند سمجھایا گیا۔ کہ یہ کوئی قاعدہ نہیں۔ کہ بامعنی لفظ علم نہ ہو۔ اور مثالیں بھی ان کے سامنے پیش کی گئیں۔ مثلاً رام لفظ بامعنی اور عام ہے۔ مگر اسی رام لفظ کو ولد دشرتھ کی قید لگا دینے سے یہ لفظ محض علم ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی "احمد" لفظ کے خواہ کتنے بھی معنے ہوں۔ مگر ان قیود سے مقید ہو جانے سے یہ ویسے ہی علم ہو گیا ہے۔ جیسے رام کا لفظ "ولد دشرتھ" کی قید لگ جانے سے علم ہو گیا ہے۔ مگر پنڈت صاحب نے اپنی سادگی کے باعث اپنی اس بے بنیاد بات کو اس قدر مضبوط خیال کیا۔ کہ ڈیڑھ بجے دن سے لے کر ۴½ بجے رات تک اسی کو دہراتے رہے۔ جیسے بفضل خدا اس دن بھی یہ بات دلائل سے واضح کر دی گئی تھی۔ کہ یہ "احمد" اسی رشی کا نام ہے۔ جس کا ذکر سوکت ۵ سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے یہ علم ہے۔ اور آج بھی قارئین کرام کے لئے کچھ مزید عرض کیا جاتا ہے۔

اس بارے میں ہمیں تین باتوں پر عقلاً و نقلاً غور کرنا چاہیئے۔

(۱) کیا بامعنی اسم علم ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ آج کل بھی اور ویدوں کے زمانہ میں بھی بہت سے بامعنی اسم علم یعنی آدمیوں کے نام تھے۔ آج کل کے متعلق دیکھئے۔ "ترلوک چند ٹیچر ڈی۔ اے۔ وی سکول قادیان"۔ "سمپورن آنند وزیر تعلیم یو۔ پی"۔ پہلے علم یعنی "ترلوک چند" کے معنے گرامر کی رو سے یہ ہیں۔ زمین اور اہل زمین کے لئے آسمان اور اہل آسمان کے لئے جنت اور اہل جنت کے لئے چاند جیسا وجود اور "سمپورن آنند" کے معنے ہیں۔ ایسا وجود جسے سب قسم کی خوشیاں حاصل ہوں۔ اب وید کو لیجئے ویدوں کی ڈکشنری نرکت ۳۱۵ (۱) کنوا۔ ولد گھور اور پرشکنو ولد کنو یہ دو نام ہیں پہلے کے معنے "عقلمند" اور دوسرے کے معنے "بہت عقلمند" ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ چاروں علم بامعنی ہیں۔ باوجود اپنے لفظی معنوں کے اعتبار سے یہ عام ہیں۔ مگر جب انہیں ایک ایک قید لگا دی گئی۔ تو وہ اپنے عام معنوں کو چھوڑ کر علم بن گئے۔ اور اس سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ بامعنی اسم علم ہوتے ہیں۔

(۲) بامعنی علم کے گرامر کی رو سے جو لفظی معنے ہوں۔ علم ہونے کی صورت میں وہ معنے مراد [illegible] ہے۔ یا انہیں علم ماننا صحیح ہوتا [illegible] کو ثابت کرنے کے لئے بھی مذکورہ بالا علم ہی پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ علم کے لفظی معنے مراد نہ لیتے ہوئے اسے محض علم ہی مانا جاتا ہے۔ کیونکہ وزارت یو پی کے اجلاس میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ "سمپورن آنند جی وزیر تعلیم" کے کہنے پر سمپورن آنند صاحب خود اور باقی تمام ممبر کسی ایسے وجود کی تلاش کرنے لگ گئے ہوں۔ جس کو سب آرام اور خوشیاں حاصل ہوں۔ بلکہ سب حاضرین اور خود سمپورن آنند صاحب نے اس کے لفظی معنوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے محض علم مان کر اس بات کا ثبوت دیا۔ کہ علم کے لفظی معنوں کو بالکل چھوڑ کر اس سے مراد محض علم لینا ہی صحیح ہے۔ بالکل یہی حالت باقی بامعنی علموں کی ہے:۔

(۳) بامعنی علموں اور ان کے لفظی معنوں میں جب ایسا اختلاف ہو۔ کہ ان کی قیود اور لوازمات تو انہیں محض علم بتائیں۔ مگر گرامر کی رو سے کئے ہوئے لفظی معنے انہیں دائرہ علمیت سے خارج کریں۔ اور انہیں عام بتائیں۔ تو ایسی اختلافی صورت میں ان علموں کو علم ماننا منصفانہ اور عالمانہ رویہ ہے۔ یا ان کے لفظی معنوں کو ترجیح دیتے ہوئے انہیں علم نہ مان کر انہیں عام کرنا انصاف؟ اس کے فیصلے کے لئے بھی مذکورہ بالا علموں میں "سمپورن آنند" کو ہی لیتے ہیں۔ یہ بات ایک اور ایک دو کی طرح یقینی ہے۔ اور بارہا مشاہدہ میں بھی آچکی ہے۔ کہ سمپورن آنند جی کے پروفیسر ہونے کی حالت اور پھر وزیر تعلیم ہونے کی حالت میں جب کبھی بھی "پروفیسر سمپورن آنند صاحب" "جناب سمپورن آنند صاحب وزیر تعلیم" کسی نے کہا۔ تو اس وقت ہر عالم کیا معمولی طالبعلموں اور اسمبلی کے ممبروں وغیرہ سب نے "سمپورن آنند" کے لفظی معنوں کی ذرہ پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے محض علم مان کر اس بات کا اعلان کیا۔ کہ "علم جب اپنے لفظی معنوں سے متفق نہ ہوں۔ تو اس وقت انہیں محض علم سمجھنا ضروری ہے۔ اور انہیں علم نہ مان کر ان کے لفظی معنوں کو ترجیح دینا جہالت۔ دیوانگی یا ہیچ مغزی اور ہٹ دھرمی ہے:۔

ان باتوں کو بیان کرنے کے بعد اب ہم ہر انصاف پسند انسان سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر ترلوک چندر۔ سمپورن آنند۔ کنو۔ پرشکنو۔ یہ چار بامعنی لفظ صرف ایک ایک قید ٹیچر ڈی اے وی سکول قادیان۔ وزیر تعلیم یو پی۔ ولد گھور۔ ولد کنو کے لگ جانے سے ایسے پکے علم بن گئے۔ کہ ان کے لفظی معنوں کو ایک منٹ کے لئے بھی ترجیح دینا جہالت۔ دیوانگی اور ظلم ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ "احمد" لفظ بہت سی قیود سے مقید ہوا ہوا ہو کر بھی علم نہ بنے۔ پس اگر ایک ایک قید کے لگ جانے سے سمپورن آنند وغیرہ چاروں بامعنی الفاظ علم بن گئے۔ تو "احمد" لفظ بھی علم بن گیا۔ اور ثابت ہو گیا کہ یہ اُس رشی کا نام ہے جس کی بابت سوکت ۵ میں سوال اٹھایا گیا تھا کہ "وہ کون رشی ہوگا؟" اور جس کا مقام بعثت وید نے قادیان ہی بتایا ہے۔ خاکسار ناصر الدین عبد اللہ

وید بھوشن، پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان۔

نامہ لنڈن

آج کل سردی کم ہوگئی ہے۔ گو گزشتہ ہفتہ بھی برف باری ہوئی تھی تاہم پہلے سے نمایاں فرق ہے۔ فن لینڈ اور روس کی صلح ہوجانے کے بعد آجکل ڈپلومیسی کی جنگ جاری ہے۔ دوسرے ممالک کی تائید حاصل کرنے کے لئے متحاربین کی طرف سے مساعی جاری ہیں دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ نیز تجارتی معاہدات کے لئے بھی گفتگوئیں ہورہی ہیں۔

انٹرنیشنل فرینڈشپ لیگ میں لیکچر

انٹرنیشنل فرینڈشپ لیگ کی ویمبلی شاخ میں میں نے قرآن اور بائیبل کے موضوع پر ایک پرچہ پڑھا۔ جس میں بتایا کہ قرآن مجید کی ایک خوبی یہ ہے۔ کہ وہ تمام گزشتہ تعلیموں کی خوبیوں کا اقرار کرتا ہے۔ پھر معقولیت اور دلیل وبرہان کے ساتھ اپنی اہمیت کو پیش کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدیً ونور یعنی ہم نے تورات کو اتارا تھا جس میں ہدائت اور نور تھا۔ پھر فرمایا کہ ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا۔ جو تورات کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا۔ واتیناہ الانجیل فیہ ھدیً ونور ومصدقاً لما بین یدیہ من التوراۃ اور ہم نے اس کو انجیل دی۔ اس میں بھی ہدائت اور نور تھا۔ اور وہ بھی ان باتوں کی جو اس سے پہلے تورات میں موجود تھی تصدیق کرنے والی تھی۔ پھر فرماتا ہے وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقاً لما بین یدیہ من الکتاب ومھیمنا علیہ یعنی ہم نے اس کامل کتاب یعنی قرآن مجید کو بھی ضرورت حقہ کے وقت اتارا ہے۔ اور اس سے پہلے جو کتاب موجود تھی۔ اس میں مذکورہ پیشگوئیوں کے مطابق یہ کتاب نازل ہوئی ہے۔ اور تمام تعالیم حقہ کی جو اس سے پہلے موجود تھیں ان کی یہ کتاب محافظ ہے۔ اور کوئی عمدہ تعلیم اس سے باہر نہیں رہ گئی۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کا یہود سے یہ خطاب کہ اگر تمہارا موسےٰ علیہ السلام پر ایمان ہوتا تو تم مجھ پر بھی ایمان لاتے۔ کیونکہ اس نے میرے متعلق پیشگوئی کی تھی درست اور معقول تھا۔ اسی طرح ہر عیسائی اور یہودی کو جو حضرت موسےٰ اور حضرت مسیح پر ایمان لانے کا مدعی ہے اس کتاب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ کتاب بھی ان پیشگوئیوں کے مطابق اتری ہے۔ جو بائیبل میں مذکور ہیں۔

پھر میں نے ایک پیشگوئی عہد قدیم سے اور ایک پیشگوئی عہد جدید سے پیش کی جن میں ایک کامل قانون کے بھیجے جانے کا ذکر پایا جاتا ہے اختتام پر پریذیڈنٹ نے کہا ہم تو اسلام کے متعلق یہی سنتے تھے۔ کہ اسلام جبر واکراہ کا مذہب ہے۔ معقولیت اور دلائل اپنے ساتھ نہیں رکھتا۔ لیکن آج ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اسلام معقولیت اور دلائل و براہین کے ساتھ اپنی باتوں کو منواتا ہے نیز کہا کہ ہمیں قرآن مجید کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ بعد میں سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ جب سوالات ختم ہوگئے۔ تو ایک عراقی طالب علم سے آدھ گھنٹہ تک عربی میں گفتگو ہوئی۔ چودہری انور احمد صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔ وہ دوسروں سے گفتگو کرتے رہے۔ اور انہیں سوالات کے جواب دیتے رہے عراقی طالب علم عیسائیوں کے خیالات سے متاثر تھا۔ اس نے کہا۔ کہ اگر مسیح کو خدا نہ بھی مانا جائے۔ تاہم روحانیت میں وہ دوسرے انبیاء سے اونچا مرتبہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ روح اللہ تھے۔ اور کسی نبی کو قرآن مجید میں روح اللہ نہیں کہا گیا۔ میں نے کہا حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین کہ میں نے اس میں اپنی روح پھونکی اور تمام فرشتوں نے اسے سجدہ کیا۔ اس نے جواب دیا۔ لیکن روح اللہ تو نہیں کہا۔ میں نے کہا مسیح کو قرآن مجید میں کب روح اللہ کہا گیا ہے۔ ان کے متعلق بھی تو روح منہ کے الفاظ آئے ہیں۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ایک روح تھی۔ لیکن جب حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر کیا۔ تو روح کو اپنی طرف مضاف کیا۔ پھر آدم علیہ السلام کو تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ لیکن مسیح کو جیسا کہ متی میں مذکور ہے شیطان نے کہا مجھے سجدہ کر کہنے لگا پھر ابراہیم خلیل اللہ موسیٰ کلیم اللہ اور عیسےٰ روح اللہ کیوں کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ یہ علماء کی اصطلاح ہے قرآن مجید کی آیات سے استدلال کرکے انہوں نے یہ لکھا ہے مثلاً حضرت موسےٰ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وکلم اللہ موسیٰ تکلیما تو اس سے حضرت موسےٰ کو کلیم اللہ بنا لیا۔ حالانکہ تمام انبیاء کلیم اللہ تھے۔ پھر جن علماء نے ایسا لکھا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی تو کچھ لکھا ہے کیا وہ آپ بتا سکتے ہیں۔ کہنے لگا محمد رسول اللہ میں نے کہا کیا مسیح رسول اللہ نہیں ہیں کہنے لگا تھے۔ میں نے کہا اسی طرح دوسرے رسول بھی روح اللہ تھے۔ پھر میں نے تفصیلی جواب دیا کہ قرآن مجید میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے خصوصیت کے ساتھ کیوں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اس طالب علم پر اچھا اثر ہوا۔ بعض ممبروں کے پتے لئے گئے۔ جنہیں کتابیں مطالعہ کے لئے بھیجی گئی ہیں۔

ریورنڈ ولیم ویٹ کے مکان پر

ریورنڈ ولیم ویٹ جو ایک سال تک فلسطین بطور مشنری جانے والے ہیں میری دعوت پر عید کے موقعہ پر تشریف لائے تھے۔ ان سے اس وقت گفتگو بھی ہوئی تھی۔ گزشتہ ہفتہ انہوں نے مجھے اپنے مکان پر دعوتِ چائے دی۔ اور ایک مشنری عورت مسز ہنری کو بھی بلایا جو عربی ممالک میں چھ سات سال تک کام کرچکی ہے دوران گفتگو میں اس نے ذکر کیا۔ کہ وہ کبابیر بھی گئی تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ وہاں ہماری جماعت موجود ہے۔ پھر اسنے یہ بھی کہا۔ کہ جب وہ دمشق گئی تھی۔ اسوقت پادری الفریڈ نکسون سے کسی کا تحریری مباحثہ ہوا تھا میں نے کہا وہ مباحثہ مجھ سے ہوا تھا۔ اور اب وہ کتابی صورت میں شائع ہوچکا ہوا ہے۔ یروشلم کی ایک عرب مسلم لڑکی بھی مدعو تھی جس نے مسجد دیکھنے کے لئے آنیکا وعدہ کیا

سر اڈوائر کے قتل کا حادثہ

ایام زیر رپورٹ میں ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ کے اختتام پر ایک پنجابی اودھم سنگھ نامی نوجوان نے پستول سے چند فائر کئے جس کے نتیجہ میں سر اڈوائر قتل ہوگئے۔ اور لارڈ زیٹلینڈ اور لارڈ لمنگٹن اور سر لوئیس ڈین زخمی ہوئے لیڈی اڈوائر کو ہمدردی کا خط لکھا گیا۔ اور موخرالذکر تینوں کو ان کی سلامتی پر مبارک بادی کی تاریں دی گئیں۔ جن کی طرف سے شکریہ کے جوابات موصول ہوئے۔ ایام زیر رپورٹ میں روٹری کلب جاتا رہا۔ اور لنگٹن اور سٹاک پ وغیرہ نومسلموں کے گھروں پر ان سے ملنے کے لئے گیا۔ سر فیروز خاں صاحب نون ہائی کمشنر فار انڈیا نے سردار بہادر موہن سنگھ صاحب کو الوداعی ٹی پارٹی دی تھی جس میں شامل ہوا۔ وہاں بہت سے ہندوستانی اور انگریزوں سے ملاقات ہوئی۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

برہانپور میں تبلیغ

میں ۱۲ مارچ کو برہانپور (ضلع بردوان) میں پہونچا۔ اور میاں عبد الرحمٰن صاحب احمدی انجینئر کے ہاں ٹھہرا۔ چوکوں۔ کچہریوں اور مساجد وغیرہ میں کئی بار جاکر تبلیغ کی۔ اور انفرادی طور پر بھی بعض افسروں سے ملاقاتیں کیں اور کتب دیں۔ شیخ نذیر احمد صاحب احمدی بوٹ مرچنٹ کی دوکان پر ایک رات ان کے ایک رشتہ دار نے جو کہ چنیوٹ کے ہیں۔ اور اہلحدیث ہیں۔ دوران بحث میں دلائل سے عاجز آکر اس عاجز پر حملہ کردیا اور میری ڈاڑھی پکڑلی۔ عاجز نے صبر سے برداشت کیا۔ قریباً ۳۰ آدمیوں نے جو اس موقعہ پر موجود تھے اہلحدیث صاحب کی زیادتی کو محسوس کیا۔

خاکسار: حنیف قمر آنریری مبلغ

مذاہب غیر کی جدوجہد

حیدر آباد میں آریہ سماج کی سرگرمیاں

حیدر آباد میں تحریک ستیہ آگرہ کے بعد آریہ سماجی نہایت مستعدی سے ان رعایتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جو نظام گورنمنٹ کی رواداری کی وجہ سے ان کو حاصل ہو چکی ہیں۔ اور اس ریاست کے علاوہ جنوبی ہندوستان میں بھی قدم جما رہے ہیں اس کی تفاصیل وقتاً فوقتاً پیش ہوتی رہتی ہیں۔ ۷ اپریل کو لاہور کے گورودت بھون میں آریہ سماج کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں پنڈت بنسی لال جنرل سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا حیدر آباد دکن نے ایک طویل تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ اب حیدر آباد کے مسلمان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دہلی میں آریوں کی ایک باقاعدہ سلطنت قائم ہے۔ جس کا نام سارودیشک سبھا ہے۔ اور اس سے بہت ڈرتے ہیں۔ ریاست کے مسلمان آریہ سماج کو ایک ہوا خیال کرتے ہیں۔ تحریک ستیہ آگرہ کے بعد وہاں تین درجن نئی سماجیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور ابھی ہو رہی ہیں۔ ساٹھ ہزار ریاستی ہندو اس تحریک سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کے گھر میں اوم کا جھنڈا موجود ہے۔ ہر گھر میں ہون ہوتا ہے اور ہر سماج میں حصول اجازت کے بغیر تقریریں ہوتی ہیں۔ ستیہ گرہ کی تحریک کے بعد ہزاروں اچھوتوں کو آریہ سماج میں داخل کیا جا چکا ہے۔ ریاست میں ہندو مہاسبھا اور کانگرس کا پروپیگنڈا شروع ہے۔ مگر سماج پر کوئی پابندی نہیں۔ اور اس کے اپدیشک کھلے بندوں لیکچر دیتے پھرتے ہیں۔ اگر کسی آریہ سماج کی طرف سے کوئی شکایت کسی افسر کے نوٹس میں لائی جائے تو فوراً اس کی تحقیقات ہوتی ہے۔ اور توجہ کی جاتی ہے۔ قریباً سب ہندو اس خیال کے ہیں۔ کہ یہی ایک تحریک ہے۔ جو ان کی صحیح رہنمائی کر سکتی۔ اور ان کے حقوق کی حفاظت کر سکتی ہے۔

جب حیدر آباد میں آریہ ستیہ گرہ کی تحریک ختم ہوئی۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے بعض مراعات کا اعلان ہوا۔ تو بیرونِ ریاست کے بعض خوش فہم مسلمان اس خیال میں مبتلا تھے۔ کہ آریوں کو ٹال دیا گیا ہے۔ اور کہ ان لوگوں نے بھی محض جان بچانے کی خاطر اس تحریک کو چھوڑ دیا ہے۔ ورنہ انہیں ملا کچھ نہیں۔ ایسے لوگ اگر ان تفاصیل کا مطالعہ کریں۔ تو انہیں حقیقت کا علم ہو۔

بھیلوں میں عیسائیت کی اشاعت

آجکل آریہ سماج بھیلوں کی طرف بہت زیادہ متوجہ ہے۔ اور ان کو آریہ سماج کا حلقہ بگوش بنانے کا موضوع خاص طور پر آریہ اخبارات میں زیر بحث ہے۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی رو سے ان کی کل تعداد بیس لاکھ کے قریب تھی۔ یہ لوگ اب تک اکثر جنگلوں میں آباد ہیں۔ اور تہذیب و شائستگی سے بہت دور۔ ان کا گذارہ عام طور پر شکار اور معمولی سی زراعت پر ہے۔ ان کی زبان علیحدہ ہے۔ جو بھیل کہلاتی ہے۔ یہ لوگ ابھی تک جہالت میں بری طرح مبتلا ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہزار بھیلوں میں سے بمشکل چار ہوں گے۔ جو معمولی نوشت و خواند جانتے ہوں۔ شراب نوشی ان میں عام ہے۔ ان جنگلوں میں جہاں وہ رہتے ہیں۔ ایک قسم کا درخت بکثرت ہوتا ہے۔ جس سے وہ شراب کشید کر لیتے ہیں۔ اور محکمہ آبکاری کا ان پر تسلی بخش کنٹرول اب تک نہیں ہو سکا۔ عیسائی مشنری عرصہ دراز سے ان لوگوں میں کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی اکثریت کو عیسائی بنا چکے ہیں۔ مگر ان کی شراب نوشی میں کوئی قابل ذکر کمی نہیں کر سکے۔ عیسائی مشن ان کو عیسائیت میں داخل کرنے کے لئے بہت زیادہ روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سکاٹ لینڈ مشن کے ایک مشنری کرنیل وڈ حال میں جب بھیلوں میں کام کرنے کے لئے

ہندوستان آئے۔ تو بمبئی سے انہوں نے بیس ہزار روپیہ کا کپڑا خریدا۔ جو ان میں تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں وہ پٹلاوت کے مقام پر ایک بہت بڑا ہسپتال ان لوگوں کی طبی امداد کی غرض سے کھول رہے ہیں۔

بھیلوں میں آریہ سماج کا کام

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ کچھ عرصہ سے آریہ صاحبان بھی اس میدان میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور آل انڈیا دیانند سالویشن مشن نے بھیلوں میں کام شروع کر دیا ہے۔ اس مشن کے صدر نے آریوں کے نام ایک اپیل شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ بھیلوں کے علاوہ بہار۔ سی پی۔ اڑیسہ۔ یو پی۔ آسام اور مدراس کے علاقوں میں قریباً ایک درجن اور ایسی ہی اقوام آباد ہیں۔ جن میں عیسائی پوری سرگرمیوں سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے لاکھوں عیسائی بن بھی چکے ہیں۔ بھیلوں کو ملا کر ان کی تعداد ڈیڑھ کروڑ کے قریب ہو گئی ہے۔ ان سب کے اندر سماج کی اشاعت کا انتظام فوری طور پر ہندو قوم کو کرنا چاہیئے۔ تجویز یہ ہے۔ کہ یہ کام تین طریق پر ہونا چاہیئے۔ اول جو عیسائی ہو چکے ہیں ان کو واپس لایا جائے۔ اور جو تا حال عیسائی نہیں ہوئے ان کو محفوظ کر لیا جائے۔ اور۔ ہندو دھرم پر ان کو پختہ کرنے کا انتظام کیا جائے اور تیسرے محکمہ مردم شماری سے خط و کتابت کر کے اس امر کا تسلی بخش انتظام کیا جائے۔ کہ ان لوگوں کو ہندو شمار کیا جائے۔ صدر نے لکھا ہے۔ کہ میں آل انڈیا مردم شماری کے کمشنر کو اس بارہ میں لکھ بھی چکا ہوں۔ اور تحریک کی ہے کہ اور بھی جگہ جگہ سے اس مضمون کے ریزولیوشن پاس کر کے حکومت کو بھیجے جائیں۔ اور اخبارات اس پر زور دیں۔

یو، پی کے خانہ بدوشوں میں آریہ سماج کا پرچار

دیانند سالویشن مشن کے صدر نے ایک اعلان میں لکھا ہے۔ کہ علاقہ یو پی میں قریباً چالیس خانہ بدوش اقوام پائی جاتی ہیں۔ مثلاً کنجر۔ بنجارے۔ نٹ۔ پاسی سپیرے وغیرہ۔ انکو بھی آریہ سماج میں شامل کرنے کے لئے کام ہو رہا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ان میں سے بعض داخل اسلام بھی ہو گئی تھیں۔ مگر ہندو انہیں واپس لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ضلع میرٹھ کے ایک گاؤں میں پانچ سو لنگڑے مسلمان ہوئے۔ مگر ہستناپور کے نزدیک انہیں ہندوؤں نے پھر شدھ کر لیا۔ اسی طرح ہندو کنجروں کے ۱۱۸ خاندان داخل اسلام ہوئے۔ جن میں سے ہر ایک کو ایک مسلمان رئیس نے بیس بیس روپے بطور قرض دیئے۔ مگر ایک ہندو پنڈت رگھبیر دت نے ان سب کا قرض خود ادا کر دیا۔ اور ان کو مرتد کر لیا۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ میرٹھ میں آل انڈیا دیانند سالویشن مشن کی برانچ قائم کر دی جائے۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

بانکوڑا (بنگال)

قریشی محمد حنیف صاحب قمر لکھتے ہیں میں نے سائیکل پر ۶۵ میل سفر کر کے مختلف جگہوں پر پانچ تقریریں کیں اور اشتہارات تقسیم کئے۔ بعض مقامات پر فرداً فرداً تبلیغ کی۔ ایک شخص میاں سراج الاسلام صاحب انچارج ریشم فیکٹری سے تین دن متواتر مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ اور آخر خدا تعالیٰ نے ان پر اپنا خاص فضل کیا۔ اور وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کی استقامت کے لئے دعا کی جائے۔

کھٹوٹہ شیخ موسیٰ ڈوڈو

مولوی محمد الدین صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ میں ضلع گوجرانوالہ میں دورہ کے لئے آیا۔ جہاں میرے رشتہ دار رہتے ہیں موضع کھٹوٹہ شیخ موسیٰ ڈوڈو میں لیکچر ہوا۔ جس کا بہت اچھا اثر ان لوگوں پر ہوا۔ لیکچر کے ختم ہونے پر تین افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

صبح جب میں واپس آنے لگا تو مجھے راستہ میں سے غیر احمدیوں نے یہ کہہ کر واپس بلایا کہ مناظرہ کے لئے ہم نے مولوی بلایا ہے۔ میرے ۲۴ گھنٹہ تک انتظار کرنے کے باوجود غیر احمدی مولوی صاحب نے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا۔ خاکسار نے ایک اور لیکچر دیا۔ اس کا بھی سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ اور غیر احمدی مولوی کے مناظرہ سے فرار کرنے سے ان پر بہت مفید ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید چار آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے گویا اس موقعہ پر سات افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بہار و اڑیسہ

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ پوری جو ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہے۔ یہاں ہندو لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ اس جگہ ایک بہت بڑا مندر ہے جس کے ارد گرد حضرت کرشن جی کے بت اور اس کے اندر ایسے بت جو بے حیائی کا منظر پیش کرتے ہیں بنائے ہوئے ہیں۔ یہاں لوگوں کو تبلیغ کی گئی اور ہندوؤں کو کرشن ثانی کی آمد کی خوشخبری سنائی گئی۔ مولوی نور محمد صاحب احمدی جو آج کل ڈ۔کہ۔ ڈ۔ہیں۔ ان کے ذریعہ بعض افسروں کو ملا۔ جن میں سے ایک عیسائی دوست قابل ذکر ہیں۔ اس نے احمدیہ لٹریچر دیکھنے کا بہت شوق ظاہر کیا۔ ایک گریجوایٹ جو عرصہ سے زیر تبلیغ تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے داخل سلسلہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ۔

اس کے بعد نرگاؤں میں ہندوؤں کے زیر اہتمام خدام الاحمدیہ کا جلسہ ہوا جس میں ہندوؤں کو حضرت کرشن جی کی آمد کی اطلاع دی گئی۔ پھر کٹک میں آیا۔ یہاں غیر احمدیوں کی شدید مخالفت کی وجہ سے پہلے تو جلسہ کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ مگر آخر کار دو دن تک ہمارا جلسہ بڑے سکون سے ہوا جس میں مسلم لیگ کے بادردی والنٹیر بھی شامل ہوئے۔ اور ان کے کپتان نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔

خاکسار کا مضمون صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تھا۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ ایک غیر احمدی نے بلند آواز سے جلسہ میں ہی کہنا شروع کیا۔ ہم کو پتہ لگ گیا ہے کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں۔ اس جلسہ کو سن کر ہندوؤں نے بھی تقریر کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ ان کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں خاکسار نے ہستی باری تعالیٰ پر تقریر کی۔ انہوں نے خوشی سے پھولوں کے ہار سب کے گلوں میں ڈالے اور اس بات کا اظہار کیا کہ پھر بھی ان کو اس قسم کا موقع دیا جائے۔

(مرتبہ نشر و اشاعت)

کھاریاں میں احرار کا مناظرہ سے فرار

۱۸ فروری میں جماعت احمدیہ علاقہ کھاریاں کا سالانہ اجتماع کھاریاں میں ہوا۔ اختتام جلسہ پر مقامی احرار نے مورخہ ۲۴-۲۵ / مارچ کو چند بیرونی احرار کو بلا کر ہماری تقریروں کا اثر زائل کرنے کی کوشش کی۔ ان کی تقاریر کا مدعا یہ تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کی دل آزاری کی جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور سلسلہ کے واجب التعظیم بزرگوں کی شان میں ان لوگوں نے بہت گند بکا۔ اسی دوران میں ۲۴ / مارچ کو سائیں لال حسین نے جماعت احمدیہ کو چیلنج دیا اور کہا کہ مرزائی آئیں اور میرے ساتھ مناظرہ کر لیں۔ ہمارے رپورٹر نے جب ہمیں اطلاع دی کہ وہ مناظرہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ تو ہماری طرف سے احرار کو ایک تحریر بھیجی گئی کہ یہ چیلنج مناظرہ ہمیں منظور ہے۔ آپ تحریر بھیج دیں۔ مگر تحریر انہوں نے نہ دی البتہ اجلاس میں اعلان کر دیا کہ ہم اسی وقت اسی مجمع میں جماعت احمدیہ کو اعتراض کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ اور شرائط مناظرہ ساڑھے پانچ بجے شام طے کر لیں گے۔ ہماری طرف سے جب چوہدری حاجی احمد صاحب ایاز بی۔ اے ایل ایل بی پیش ہوئے۔ تو لال حسین کہنے لگا میں پہلے ختم نبوت پر تقریر کروں گا۔ بعد میں مولوی محمد شفیع حیات مسیح پر تقریر کریں گے۔ اس کے بعد آپ لوگ اعتراض کر لیں۔ اس پر کہا گیا کہ کل سے تمہاری تقریریں ہو رہی ہیں۔ اب ہم ان پر اعتراضات کریں گے آپ جواب دیں۔ اس پر احرار کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور حواس باختہ ہو کر وہ چلانے لگ گئے کہ ہمارے جلسے سے نکل جاؤ ہم وقت دینے کے لئے تیار نہیں۔ پھر ہم دوبارہ ان کے مقرر کردہ وقت پر شرائط مناظرہ طے کرنے کیلئے ساڑھے پانچ بجے جلسہ گاہ میں پہنچے تو احرار کا نمائندہ کہنے لگا۔ ہم شرائط ایک محفوظ مکان میں۔ طے کریں گے۔ چنانچہ ایک علیحدہ مکان میں شرائط کا تصفیہ ہونے لگا۔ ہماری طرف سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ مناظرہ تحریری ہونا چاہیئے۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔ اور تقریری مناظرہ پر زور دیا۔ مضامین کی ترتیب میں وفات و حیات مسیح علیہ السلام پر بھی مناظرہ سے گریز کرنا چاہا مگر پھر ان گئے۔ ہماری طرف سے کہا گیا کہ مناظرہ میں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور اقوال بزرگان پیش ہوں گے۔ مگر احراری نمائندہ کہنے لگا ہم مرزا صاحب کی کتابوں پر مناظرہ کریں گے قرآن و حدیث کی ضرورت نہیں۔ پھر احرار نے ایک اور چال چلی کہنے لگے کہ ہم ثالث کے بغیر مناظرہ نہیں کریں گے۔ الغرض ان نامعقول شرائط کی آڑ میں انہوں نے احمدیت کے متعلق بدزبانی شروع کر دی۔ جس کے خلاف ان کے بعض معزز آدمیوں نے آواز اٹھائی۔ اور ہم یہ کہہ کر چلے آئے کہ اگر آپ لوگ شرائط طے کرنا چاہتے ہیں تو ہماری مسجد میں آ کر طے کر لیں مگر ان کی طرف سے کوئی شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے نہ آیا۔ بالآخر ہم کھاریاں کے احرار کو ان کے چیلنج کی طرف پھر توجہ دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ان میں ہمت اور جرأت ہے تو مرد میدان بن کر شرائط مناظرہ طے کر کے تحریری مناظرہ کر لیں تا حق و باطل میں فیصلہ ہو جائے۔

(خاکسار عبد العزیز گیانوی از کھاریاں)

اعلان تقرر عہدہ داران مال

(۱) محمد امین صاحب سکرٹری مال برائے جماعت احمدیہ دیوا سنگھ (۲) فضل حق صاحب سکرٹری مال برائے جماعت احمدیہ سرگودھا (۳) مرزا مسعود احمد صاحب سکرٹری مال برائے جماعت احمدیہ گجرات۔ (ناظر بیت المال)

وصیتیں

نمبر ۵۵۷۹ منکہ حافظ مبین الحق شمس ولد محمد یامین صاحب تاجر کتب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر تقریباً تیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف تنخواہ پر میرا گزارہ ہے۔ جو کہ مبلغ ۰/۰/۲۵ معہ الاؤنس ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ ماہ بماہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد حافظ مبین الحق شمس احمدی اسسٹنٹ داروغہ نزول کوچہ مفتیاں شریف پورہ امرتسر۔ گواہ شد حشمت اللہ خان دوکاندار قادیان۔ گواہ شد محمد یامین تاجر کتب والد موصی قادیان

نمبر ۵۰۳۵ منکہ امۃ الرحمن زوجہ ڈاکٹر احمد دین صاحب عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال نکلی افریقہ ضلع جنجہ۔ یوگنڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت سوائے حق مہر اور زیورات کے اور کوئی جائیداد نہیں۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ یعنی ۰/۰/۱۵ اشلنگ اور زیورات قیمتی دو ہزار روپیہ یعنی ۰/۰/۳۰۰۰ شلنگ مالیت کا ہے۔ میں اپنی اس ملکیت کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر کوئی رقم حصہ وصیت کی ادائیگی کے سلسلہ میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو یہ رقم وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میرا حق مہر میرے خاوند کے ذمہ واجب الاداء ہے۔ فقط العبدہ۔ امۃ الرحمن بقلم خود۔ گواہ شد ڈاکٹر احمد دین احمدی پنشنر خاوند موصیہ نکلی گواہ شد:۔ شیخ مبارک عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

ایک عزیز کے نام خط پر
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی رائے

مجھے بچپن سے تصنیف کا شوق ہے۔ اس لئے ہر عمدہ تصنیف جو کسی کے ہاتھ سے نکلتی ہے وہ خاص خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ مکرمی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند نے اپنی اس قیمتی تصنیف میں جو اس وقت دوستوں کے ہاتھ میں ہے۔ نہ صرف جماعت احمدیہ کی بلکہ بنی نوع انسان کی ایک عمدہ خدمت سرانجام دی ہے۔ کیونکہ اس تصنیف میں وہ رستہ بتایا گیا ہے۔ جس پر چل کر انسان ایک بااخلاق اور باخدا انسان بن سکتا ہے دنیا میں اہل دنیا کی علمی اور اقتصادی اور سیاسی خدمت کرنے والے لوگ تو بہت ہیں۔ مگر اخلاقی اور روحانی خدمت کی طرف موجودہ مادی زمانہ میں بہت کم لوگوں کو توجہ ہے۔ اس لحاظ سے چوہدری صاحب مکرم کی یہ خدمت جس کی اس زمانہ میں دنیا کو از حد ضرورت ہے۔ بہت قابل قدر ہے۔ احمدی نوجوان تو خیر اسے پڑھیں گے ہی۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مفید تصنیف کو غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب تک بھی کثرت کے ساتھ پہنچایا جائے تاکہ وہ بھی اس پاکیزہ چشمہ کے مصفّٰے پانی سے سیراب ہوں" قیمت ۸/

ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان دارالامان**

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخسار کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سال نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (دو)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

ضرورت رشتہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی جو کہ سرکاری ملازم ایک مخلص اور معزز خاندان کے فرد ہیں۔ کی تین لڑکیوں کے لئے جو کہ تعلیم یافتہ صاحب سیرت اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہیں۔ معقول ذریعہ معاش ملازمت پیشہ رشتوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ نیک صالح۔ تعلیم یافتہ برسر روزگار۔ مخلص اور معزز خاندان کے فرد اور پنجاب کے باشندے اور مین لائن کے قریب کے شہروں کے رہنے والے ہوں۔ معرفت مولوی چراغ الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مری روڈ شہر راولپنڈی۔

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ
اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال کرنے سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱/- مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لکھنؤ ۱۴ اپریل۔ مسٹر سلطان احمد صاحب نے آج یہاں آل پارٹیز شیعہ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔ کہ مدح صحابہ کے سلسلہ میں تمام جلسے اور جلوسوں کی ممانعت ہمیشہ کے لئے ہو جانی چاہئے۔ اور تمام مذہبی اور سیاسی جھگڑے دوستانہ طریق پر طے ہونے چاہئیں اور رواداری سے کام لینا چاہئے۔

دہلی ۱۴ اپریل۔ مرکزی اسمبلی کی نیشنلسٹ کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر اینے نے ایک تقریر میں کہا کہ میں اس امر کی انتہائی کوشش کر رہا ہوں۔ کہ کانگرس کو براہ راست کارروائی کرنے سے روکا جائے پبلک کے ذمہ دار لوگوں نے میرے اس خیال کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ آپ آج الہ آباد روانہ ہو گئے۔ جہاں پنڈت مالویہ سے ملیں گے۔

پٹنہ ۱۴ اپریل۔ آج آل انڈیا کشتری کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ صدر نے اپنے ایڈریس میں ہندوستان کو بانٹنے کی تجویز کی سخت مخالفت کی۔ اور کہا کہ ہندوستان کے ٹکڑے نہ کبھی پہلے ہوئے ہیں۔ اور نہ اب ہو سکتے ہیں۔

بمبئی ۱۴ اپریل۔ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے کانگرسی لیڈر وردھا روانہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ اتحادیوں کے سمندری بیڑے نے ناروے پر حملہ کرنے والی جرمن فوجوں کی زندگی پہلے ہی اجیرن کر دی ہے اور اب ایک اور زبردست وار کیا گیا ہے۔ کہ بالٹک کا تمام جرمنی ساحل سرنگوں کے گھیرے میں لے لیا گیا ہے۔ اور صرف سویڈن کی سمندری حد چھوڑ دی ہے۔ یہ نیا جال جرمنی اور ڈنمارک کے تمام ساحل کے ساتھ ساتھ پھیلا دیا گیا ہے ناروے کے ساحل پر نگرانی کرنے والے اتحادی طیاروں نے بھی پرواز کا سلسلہ جاری رکھا۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دشمن کو شدید نقصان پہنچایا گیا ہے۔ جرمنی کا ایک طیارہ نیچے گرا لیا گیا۔ اور دوسرے کو شدید نقصان پہنچا۔ جرمنی کی ایک اڑنے والی کشتی کو مشین گن کی گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ نیز اس کے ایک تباہ کن جہاز پر بم باری کی گئی۔ کل سات تبلیغی جرمن جہاز ڈبو دیئے گئے۔

بمبئی ۱۴ اپریل۔ گاندھی جی نے ہریجن میں لکھا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ خاکساروں پر سے پابندی ہرگز دور نہ کرے۔ کیونکہ یہ تحریک ایک بھاری خطرہ ہے اور ایک گہری بیماری کا نشان۔ اگر اسے اسی صورت میں قائم رہنے دیا گیا۔ تو ملک میں خون خرابہ ہوگا۔

لنڈن ۱۴ اپریل بلقانی ممالک کے برطانوی سفراء کی کانفرنس ایک ہفتہ سے ہو رہی ہے۔ آخری اجلاس سوموار کو ہوگا

لنڈن ۱۳ اپریل۔ ایران، ترکی اور عراق کو باہم ملانے والی ریلوے لائن مکمل ہو گئی ہے۔ ۲۷ء میں اس کی تعمیر شروع ہوئی تھی۔

اوسلو میں مقیم جرمن فوج کے کمانڈر نے حکم دیا ہے۔ کہ جو نارویجی اپنی حکومت کی اپیل پر فوج میں بھرتی ہوگا۔ اسے گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

الہ آباد ۱۴ اپریل۔ واردھا میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کے بعد کمیٹی اپنے آپ کو توڑ کر سارے اختیارات صدر کو دیدے گی۔ کیونکہ حکومت کے ساتھ اختلافات کی خلیج وسیع ہو گئی ہے۔

دہلی ۱۴ اپریل۔ برطانوی گورنمنٹ نے ہندوستان کے متعلق ایک وائٹ پیپر شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ کانگرس کے ساتھ چونکہ کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔ اور آئینی تعطل پیدا ہو رہا۔ پورے ہونے والے ہیں۔ اس لئے عنقریب گورنروں کے لئے مزید اختیارات کے حصول کا سوال پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ اتحادیوں نے جرمنی کے بالٹک ساحل پر جو سرنگیں بچھائی ہیں۔ وہ میمل سے صرف بارہ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ سویڈن کا سمندری علاقہ چھوڑ دیا گیا ہے پہلے خطرہ تھا۔ کہ جرمنوں کو سویڈن کے رستہ بحیرہ گنگاسانہ پہنچ جاتے۔ مگر اب یہ خطرہ کم ہو گیا ہے۔ سویڈن نے بھی اپنی حفاظت کا معقول انتظام کر لیا ہے۔ جنوب مغربی ساحل کے ہوائی اڈوں پر ہر قسم کی موٹر گاڑیاں کھڑی کر دی گئی ہیں جو ضرورت پڑنے پر فوراً آگے پیچھے کی جا سکتی ہیں۔ تا سویڈن کے ہوائی جہاز آ جا سکیں۔ سرکاری عمارتوں پر ریت کی بوریاں لگا دی گئی ہیں فوجیں شہر میں گشت کر رہی ہیں۔ سرحدوں کو بہت مضبوط کیا جا رہا ہے۔ اگر جرمنی نے سویڈن پر حملہ کیا۔ تو اتحادی اس کی مدد کریں گے۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ ناروی فوجیں جرمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں خیال ہے۔ کہ جرمن فوجیں زیادہ سے زیادہ اوسلو سے ۵۰ میل شمال کی طرف بڑھ سکی ہیں۔ اور سویڈن کی سرحد سے مشرق کی طرف صرف ۲۰ میل۔ اوسلو سے شمال مشرقی جانب ۴۰ میل کے فاصلہ پر جرمن فوجیں بری طرح پٹی ہیں اور جنوب کی طرف بھاگنے پر مجبور ہو گئیں ناروی فوج نے ٹیلیفون اور تار کاٹ دیئے ہیں۔ ریلوے کی پٹڑیاں اکھیڑ دی گئی ہیں۔ اوسلو کا بجلی کا کارخانہ تباہ کر دیا ہے کل ایک جرمن فوجی دستہ ایک پل سے گذر رہا تھا۔ کہ پل دھماکے کے ساتھ اڑ گیا۔ اور بہت سے جرمن مارے گئے۔

سٹاک ہالم کی ایک خبر مظہر ہے کہ آج کچھ اور جرمن افواج ناروے کے ساحل پر اتری۔ ناروی فوج کو نہایت مستعدی سے منظم کیا جا رہا ہے۔ اور لڑائی وہی صورت اختیار کر رہی ہے جو فن لینڈ میں تھی۔ برفانی طوفانوں نے جرمن فوجوں کو سخت پریشان کر رکھا ہے۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ ناروے میں تیل اور پٹرول کے استعمال پر جرمنوں نے اور پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ پہلے شام سات بجے کے بعد پرائیویٹ کاروں کا چلانا ممنوع تھا۔ مگر اب کاروں کا چلانا بالکل ہی بند کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ کل ہالینڈ کا ایک چھوٹا سا جہاز ایک برطانوی سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔

ہلسنکی ۱۴ اپریل۔ تین سو والنٹیر ناروے کی طرف سے لڑنے کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔

پیرس ۱۴ اپریل۔ ایک فرانسیسی اعلان مظہر ہے۔ کہ مغربی محاذ پر کچھ گولہ باری ہوتی رہی۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ دریائے ڈینیوب میں پھر پانی چڑھ آیا ہے۔ اس لئے جرمنی کو تیل جانے کا کام رکا ہوا ہے۔ رومانیہ کے ایک ذمہ دار افسر نے کہا۔ کہ تیل کی روانگی میں التوا محض طوفان کی وجہ سے ہے عمداً نہیں روکا گیا۔

نیویارک ۱۴ اپریل۔ امریکن پریس نے ناروے میں برطانیہ کی کامیابی کی خبریں بڑی بڑی سرخیوں سے شائع کی ہیں۔ اور یورپ کے سیاسی حالات پر لیڈنگ آرٹیکل لکھے ہیں۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ لڑائی چھڑنے کے باوجود ہماری غیر جانبدار کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہمارے ملک میں نئے انتخابات ہونے والے ہیں۔ تاہم اب ہم حالات کا زیادہ غور سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور اگر گرین لینڈ پر حملہ ہوا۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ جنگ ہمارے دروازہ پر پہنچ گئی ہے صدر روز ویلٹ نے ناروے پر جرمنی کے حملہ کی شدید مذمت کی ہے۔ آپ نے نمائندگان پریس سے کہا۔ کہ اگر دنیا میں تہذیب کو زندہ رکھنا ہے۔ تو طاقتور پڑوسیوں کو کمزوروں کی آزادی قائم رکھنی پڑے گی۔

کلکتہ ۱۴ اپریل۔ آج شانتی نکیتن میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر ٹیگور نے کہا کہ گو اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ برائی نیکی کو پیچھے ہٹا رہی ہے اور ہر جگہ شیطانی طاقتیں زور دکھا رہی ہیں۔ مگر امید ہے کہ جس طرح رات کے بعد دن نمودار ہوتا ہے موجودہ دور کے بعد امیدوں کی نئی زندگی شروع ہوگی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی